بدھ 20 ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 210 | بدھ -23 ربیع الثانی-1416ھ' 20 تبوک 1374ھش' 20 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے

لوگوں کو توبہ کی حقیقت کا علم نہیں۔ توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جائے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مرجاتا ہے۔ خدا کے لئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفّارہ ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچا رجوع اُس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا سے رضاءِ انسانی مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے (-) اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے' اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو دین حق کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے' کیونکہ (دین حق) سے سچی مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے' لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148)

سعادت مند انعاماتِ خداوندی پر غور کر کے محبت الٰہی میں ترقی کرتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب-امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ اس میں اول اپنے ان احسانات کا تذکرہ فرماتا ہے جو مولیٰ کریم نے انسان پر کئے ہیں۔ اس تذکرہ کی وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کی فطرت اچھی ہو اور وہ سعادت مند ہو۔ فہیم ہو عقل کی مار اس پر نہ پڑی ہو۔ تو یہ بات ایسے انسان کی سرشت میں موجود ہے کہ جو کوئی اس پر احسان کرے تو محسن کی محبت طبعاً انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طبعی تقاضائے فطرت کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے اپنا کر ارشاد فرمایا ہے۔

(-) یعنی انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضا فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے پھر یہ بات بھی انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ جب انسان کسی سے محبت بڑھا لیتا ہے تو محبوب کی رضا مندی کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی عزت و آبرو غرض ہر عزیز سے عزیز چیز کو خرچ کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کے مطالعہ کی عادت پڑ جاوے تو اسے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور روز بروز محبت بڑھے گی۔ اور جب محبت بڑھ گئی تو وہ اپنی تمام

باقی صفحہ 7 پر

خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری جلال الدین قمر صاحب نے اطلاع دی ہے۔

مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کی صاحبزادی امتہ الباری صاحبہ مورخہ 95-9-19 کو نیویارک میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں شدید زخمی ہو گئی ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب دار العلوم غربی ربوہ کے پتہ کا آپریشن 95-9-17 کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے اسی طرح ان کے جگر کے کچھ حصہ کو جو خراب ہے ٹیسٹ کے لئے لاہور بھیجا گیا ہے۔

موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی ضلع گجرات کے والد مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ساکن 6/4 دار العلوم جنوبی ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کا آپریشن 13/6/95 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب (سابق چیف انجینئر سوئی گیس) ولد مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب 71 سال کی عمر میں مورخہ 18 ستمبر بروز پیر اسلام آباد میں وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

اسی روز آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور مورخہ 19 ستمبر کو ساڑھے نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کروائی۔

مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب خدا کے فضل سے موصی تھے اور آپ کو 1985ء سے قبل کراچی میں بعد ازاں اسلام آباد میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اپنی وفات تک جماعت اسلام آباد کے سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ احباب سے موصوف کے بلندی درجات کے لئے دعا درخواست ہے۔

ہومیو پیتھک کلاس نمبر 74

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20- تبوک 1374 ھش   20 - ستمبر 1995ء

آمدنی اور خرچ

ہم کماتے بھی ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں اور دونوں باتوں میں اپنے آپ کو بااختیار سمجھتے ہیں- زیادہ محنت کریں تو زیادہ کمالیں- اچھی تجارت کریں اچھی نوکری ہو اچھی زراعت ہو تو آمد زیادہ ہو جائے- خرچ کرنے میں بھی ہم بااختیار ہیں- جتنا چاہیں خرچ کریں- اور جب چاہیں خرچ کریں- لیکن آمدنی پیدا کرنے اور خرچ کرنے کے سلسلے میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ روحانیت کے قیام کے لئے آمدنی بھی خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کریں اور خرچ بھی اسی کے لئے کریں- اگرچہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آمدنی خدا تعالیٰ ہی کے لئے پیدا کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے پاس ایک پیسہ بھی نہ رکھیں- یہ مطلب ہرگز بھی نہیں ہے- مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مد نظر رکھتے ہوئے آمدنی پیدا کریں تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اس پر قناعت بھی کریں اور اس کو بڑھانے کی کوشش بھی کریں اور یہ خیال بھی ہو کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے اس لئے جب ضرورت پڑے گی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ کیا جائے گا- اور خرچ کرنے کے سلسلے میں بھی یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ضروریات تو ہم اپنی پوری کرتے ہیں- لیکن اگر خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق پوری کریں تو مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے خدا ہی کے لئے سب کچھ خرچ کیا ہے- ہمارے خرچ بھی عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں- ایک ہماری اپنی ذات کے لئے یا یوں کہئے کہ اپنے لئے اور ان کے لئے جن کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے- اور ایک ایسے خرچ ہوتے ہیں جو بظاہر ہم اپنے لئے نہیں کرتے مثلاً دینی امور کے لئے جو ضرورت پیش آتی ہے چندے دیئے جاتے ہیں- بظاہر یہ خرچ ہم نے اپنے لئے نہیں کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ خرچ ہے جو ہم اپنے لئے کرتے ہیں- کیونکہ ہم نے اس دنیا میں بھی زندگی گزارنی ہے اور اگلے جہان میں بھی اور ایسا خرچ جو کیا تو اس دنیا میں جائے لیکن کام اگلی دنیا میں بھی آئے وہی تو حقیقی طور پر ہمارا اپنا خرچ کہلا سکتا ہے- باقی خرچ تو یہیں ختم ہو جاتے ہیں- ہم نے اچھا کپڑا پہنا- ہم نے اچھا کھانا کھایا- ہم نے سیرو تفریح پر رقم خرچ کی یہ ساری باتیں اور یہ سارے خرچے تو اسی دنیا میں رہ جانے والی باتیں ہیں- لیکن جو کچھ ہم دین کی خاطر خرچ کرتے ہیں- اور جس سے ہماری اپنی مراد یہ ہوتی ہے اور یہی ہمارا مقصد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے- وہ تو ہم دوسری دنیا کے لئے کرتے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ تر دوسری دنیا کے ہی ایسے خرچ ہوتے ہیں- وہاں پر تو انسان کا کوئی پیسہ کام نہیں آئے گا- سوائے اس پیسے کے جو اس دنیا میں اس دنیا کے لئے خرچ کیا گیا ہو- اور وہ وہاں پر پورا کا پورا نہیں بلکہ کئی گنا بڑھ کر ملے گا-

پس اگر ہم اس بات پر غور کریں تو اس کا سمجھ لینا کوئی مشکل نہیں کہ اس دنیا کے اخراجات اپنی جگہ ' پر جو اخراجات دوسری دنیا کے لئے کئے جاتے ہیں جو دراصل دین کی ضرورت پوری کرنے کے واسطے ہوتے ہیں ان کا نہ صرف تسلسل جاری رہتا ہے بلکہ اس تسلسل کو ضربیں لگ جاتی ہیں- یعنی دوگنا' تگنا اور کئی گنا-

---

جاگتی آنکھوں سے دیکھے خواب کی تعبیر ہے
تیزیٔ رفتار کا باعث مری زنجیر ہے
دیکھتے ہو تم مجھے تدبیر میں مصروفِ کار
میری ہر اک بات میں رہبر مری تقدیر ہے

ابوالاقبال

بڑے شوق سے سن رہا ہے زمانہ
ہے دعوت الی اللہ کی یہ کہانی
زمیں اب سمٹتی چلی جا رہی ہے
ملی ہے ہمیں وسعتِ آسمانی

جاری رکھئے گا اپنی گفت و شنید
اور مزید اور مزید اور مزید
ساری باتیں بدل کے رکھ دیجے
دیں کراچی کو ایک دَورِ جدید

ہاتھ میں لے کر ہاتھ کسی کا آگے بڑھتے جائیں
ہمسفری میں اپنے رستے کو آسان بنائیں
ایک اکیلا تھک جاتا ہے تنہا تنہا چل کر
باتیں کرتے دل بہلاتے اور کچھ گاتے جائیں

دوستوں سے دوستی کا دَم بھرو اور خوش رہو
خدمتِ انسانیت ہر دم کرو اور خوش رہو
خوشدلی سے اپنا ہر لمحہ بناؤ خوشگوار
کچھ بھی ہو تم مت ڈرو اور خوش رہو

اپنی تعلیم کا معیار بڑھاتے رہنا
پڑھ لیا ہے جو وہ اوروں کو پڑھاتے رہنا
خود بلندی پہ چڑھیں چڑھتے رہیں شام و سحر
اور کسی اور کو بھی اس پہ چڑھاتے رہنا

ابوالاقبال

ہومیوپیتھک کلاس نمبر 74

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارسپریلا اور سیلینئم کی علامات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیوپیتھک کلاس فرمودہ 28مارچ 1995ء کو بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ھے)

لندن: ۲۸- مارچ ۱۹۹۵ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس میں سارسپریلا اور سیلینئم پڑھائیں-

سارسپریلا اور سیلینئم سارسپریلا میں وقت سے پہلے بڑھاپے کی علامتیں پائی جاتی ہیں سیلینئم میں بھی پائی جاتی ہیں- سارسپریلا کا گردوں پر اثر ہوتا ہے- پتھریاں بھی پائی جاتی ہیں پیشاب میں خون بھی آتا ہے- اس کے بچے کا پیشاب خاص علامات رکھتا ہے- اس کا علاج بچپن ہی میں ہو جائے تو بعد میں بہت سی ہونے والی مشکلات سے بچا جا سکتا ہے- بچے کے پیشاب میں ریت کے ذرے سے آتے ہیں- اور جب پڑا رہے تو سفید رنگ کے ڈیپازٹ برتن کے گرد جمع ہو جاتے ہیں- پہلے یہ زرد رنگ کا لگتا ہے- دوسری یہ علامت ہے کہ پیشاب کے ساتھ درد پائی جاتی ہے- بعض اوقات بچہ پیشاب کے دوران چیختا ہے- اور بعض دفعہ پیشاب کے آخر پر جب پیشاب ختم ہو رہا ہو تو درد ہوتی ہے- یہ علامت بعض اور دوائیوں میں بھی ہے- نیٹرم میور میں بھی یہ علامت ہے- یہ علامت اس بات کی ہے کہ پیشاب کی نالی کے آخر میں یا بیچ میں کہیں ہلکے ہلکے زخم پائے جاتے ہیں یا انفلیمیشن ہو گئی ہے- پیشاب جب ان کو کھول دیتا ہے تو تکلیف نہیں ہوتی جب پیشاب ختم ہو جائے تو پیشاب کی نالی کی دیواریں آپس میں مل جاتی ہیں جس سے بڑی سخت تکلیف کی چیخ نکلتی ہے- اور نیٹرم میور میں یہ عموماً کرانک گونوریا کے نتیجے میں ہوتا ہے- اگر سوزاک کے اثرات پرانے رہ جائیں اور یہ علامت پائی جائے تو اکثر نیٹرم میور سے ٹھیک ہو جاتے ہیں- سارسپریلا میں گونوریا نہیں ہے بلکہ ریت گذر کر زخمی کرتی ہے-

ریت کا پایا جانا دو اور دواؤں میں نمایاں ہے- چھوٹی عمر کے بچوں کے پیشاب میں پائی جاتی ہے- جب چھوٹے بچے میں بڑھاپے کے آثار پائے جائیں تو یہ سارسپریلا کا کیس ہے- یہ پیشاب کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے- لائیکوپوڈیم میں ریت سرخی مائل ہوتی ہے اور اس میں کیلکولائی بھی ہوتے ہیں- کیلکولائی کرسٹل کی طرح تیز کانٹے والی چیزیں ہیں- اس سے ساری نالی کو خون آلود کر دیتے ہیں-

اس کی عمومی شکل یہ ہے کہ صرف یہ پیشاب کی علامت میں سامنے نہیں آتی بلکہ بنیادی طور پر یہ گہری اور لمبے اثر والی دوا ہے- اس میں دو علامتیں پائی جاتی ہیں سائیکوسس کی بھی اور سفلس کی بھی-

سائیکوسس کا لفظ گونوریا یا سوزاک سے ملتی جلتی بیماریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے- ساقی صاحب کی بیٹی سارہ ساقی' آج کل ہمارے لیکچر کا انگریزی ترجمہ کر رہی ہیں ان کے ساتھ فوزیہ باجوہ کام کر رہی ہیں- ان کو سائیکوسس سے خیال آیا کہ شاید نفسیات کی اصطلاح ہے- ان کو میں نے سمجھا دیا تھا- لیکن یہ بات بتانی رہ گئی کہ ان کے سپیلنگ بھی مختلف ہیں- وہ سائیکوسس جو نفسیات سے تعلق رکھتا ہے وہ P سے شروع ہوتا اور یہ صرف S سے-

جو بیماری گونوریا سے ملتی جلتی ہو- خواہ گونوریا ہو یا نہ ہو- اس کو ہم سائیکوٹک بیماری کہتے ہیں- گونوریا یہ ہے کہ بعض دفعہ نسلوں پہلے ایسی بیماری ہوتی ہے جس کا تعلق گونوریا سے ہے- جنسی امراض سے تعلق رکھتی ہے- یہ بظاہر ٹھیک ہو جاتی ہے- لیکن اندر جسم کے خلیوں میں دب کر ایسی شکل اختیار کر لیتی ہے کہ جس کو ہم پہچان نہیں سکتے- پھر وہ جب سازگار فضا پاتی ہے تو ابھر کر سامنے آجاتی ہے- اور وہ پھر جسم کے مختلف حصوں پر حملہ کرتی ہے اس کا صرف جنس سے تعلق نہیں یہ لنگز پر حملہ آور ہو گی جلد پر ہو گی' دماغ پر ہڈیوں پر انتڑیوں پر- اس کو پہچاننے کے لئے بعض کمی نیشن ہیں بیماریوں کے- سائیکوسس کا ایک گروپ ہے سفلس کا بھی ایک گروپ ہے- بعض دفعہ یہ اوور لیپ OVERLAP کرتے ہیں- اسی لئے جو بقیہ حصہ ہے اس سے پہچانا جائے گا کہ یہ سائیکوٹک کیس ہے یا سفلک کیس ہے-

سارسپریلا میں یہ دونوں ہیں- یہ بھی بعید نہیں کہ پہلے کسی زمانے میں کسی کو دونوں تکالیف ہو گئی ہوں ایسا شخص جو سائیکوٹک کیس رکھتا تھا وہ بعد میں سفلک کا مریض بن گیا اور آخر میں اس کی دونوں علامات مکس اپ ہو گئی ہیں- ایسے جو مکس علامات ہیں وہ بہت مشکل ڈالتے ہیں- اس میں بعض اوقات سل کا مادہ بھی مل جاتا ہے اور جب یہ سب اپنے اثرات چھوڑ دیں تو پھر ایک دوا کے بس کی بات نہیں رہتی- اس وقت سنگل ریمیڈی ٹریٹ منٹ (ایک ہی دوا والے علاج) کرنا مشکل ہو جاتا ہے-

اس میں دو باتیں سائیکوسس اور سفلس ہیں- ان میں سورا بھی ہے- وہ جلدی امراض جو گہری ضدی مرض سے تعلق رکھتے ہیں جیسے سوارئس اس میں چنبل کی جلد تہہ بہ تہہ ہو کر موٹی ہو جاتی ہے- تو پرانے امراض میں جلد کے اوپر ایسے Patches بن جاتے ہیں- یہ بیماری سورا کہلاتی ہے اور اینٹی سورک ساری جلد کی بیماریوں میں بھی کام آتی ہے اور انتڑیوں میں بھی کام آتی ہے- انتڑیوں سے جلد کی طرف باہر دھکیل دیتی ہے- اگر جلد کو آپ کسی طریق سے ٹھیک کریں اور اندر ظاہر ہو جائے انتڑیوں میں اور میوکس میمبرین پر تو یہ غلط طریق ہے- درست طریق یہ ہے کہ پہلے اندر کو ٹھیک کریں اور پھر باہر ظاہر ہو- اس کو سپریشن کہا جاتا ہے- سپریشن کا مطلب یہ نہیں جو جراثیم جلد پر بیماری کے ذمہ دار ہوں وہی اندر بھی کام کریں- وہ بیماری کے ذمہ دار ہیں- وہ اندر لنگز پر گردے پر حملہ کرتی ہے مراد صرف یہ ہے کہ وہ جلدی کمزوری وہ دفاعی کمزوری جو جلد پر جراثیم کا مقابلہ نہیں کر سکتی اگر اس کی کمزوری کو دور کئے بغیر آپ جلد کی بیماری کو ٹھیک کریں گے تو یہ کمزوری اندر چلی جائے گی اور میوکس میمبرین وغیرہ پر حملہ کرے گی- جلد کے اور جراثیم ہیں ان پر حملہ کرنے والی بیماریوں کی شکلیں اور ہیں-

اس میں ٹشوز اکثر اپنی ٹون چھوڑ دیتے ہیں- پھیلنے لگ جاتے ہیں- ان میں دفاعی طاقتیں کم ہو جاتی ہیں- اور جلد میں جو لچک پائی جاتی ہے دوبارہ سکڑنے کی وہ لچک جاتی رہتی ہے- اس لئے وہ جلد سکڑتی نہیں پھیلتی جاتی ہے- حتیٰ کہ وہ تھیلیاں سی بن کر لٹکنے لگ جاتی ہے- جھریاں پڑنا بھی اسی مضمون کا حصہ ہے-

یہ صرف جلد سے تعلق نہیں بلکہ خلیوں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اندر تک اعضاء پر اس کا یہی اثر ہے- اس کے نتیجے میں اعصاب میں اور عضلات میں دفاعی طاقت کم ہو جاتی ہے اور ڈھیلے پن کا احساس پیدا ہوتا ہے سرکولیشن پر اس کا اثر ہے- سرکولیشن دل کے عضلات سے بھی تعلق رکھتی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے بعض عضلاتی نظام ہیں جو سرکولیشن میں مددگار ثابت ہوتے ہیں- مثلاً پنڈلیاں خون کو واپس بھیجنے میں مدد کرتی ہیں- تو خون کا سارا نظام سست ہو جاتا ہے- اس سے بھی بعض آرنیکا جیسی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں- یعنی خون کے ٹھہراؤ کی علامتیں- نیلاہٹیں آجاتی ہیں مختلف جگہوں پر- وریں پیدا ہو جاتی ہیں-

اس کے اندر بیک وقت سردی اور گرمی کے اثرات کے تضادات پائے جاتے ہیں- اگر گرم چیز پلائی جائے یا ایسی دوا دی جائے جو خون کو گرم کرے عمومی طور پر' وہ اس میں مضر لگتی ہے- اور بیرونی سردی جلد پر جو محسوس ہوتی ہے اس کو بیرونی گرمی سے آرام آتا ہے- تو بیک وقت گرمی فائدہ بھی دیتی ہے نقصان بھی پہنچاتی ہے- اندرونی طور پر گرمی موافق نہیں اور بیرونی طور پر جلد کے حصوں میں گرمی موافق آتی ہے-

اس سے ایک اور نتیجہ نکالا جاتا ہے جو تحقیق طلب ہے کہ اس دوا کے اثر سے خون کے دوران اندرونی میوکس میمبرین کی طرف ہوں اور بیرونی طرف نہ ہوں- اگر ایسا ہو تو بعض اور باتیں اس کی سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی-

سی کیل SECALE سے اس کو مشابہہ کہا گیا ہے- لیکن سی کیل کا مریض بیرونی طور پر گرمی برداشت نہیں کر سکتا- اور سردیوں میں بھی وہ کھڑکیاں کھولے گا' کپڑے اتارے گا' لحاف پھینک دے گا- یہ مریض اندرونی طور پر سردی محسوس کرتا ہے لیکن خون کا توازن نہیں بگڑا ہے-

السریٹو کولائٹس

Ulcerative Collitus میں اس وجہ سے اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے- یہ ان بیماریوں میں سے ہے جو بہت مشکل ہیں- ایلوپیتھک میں تو اس کا علاج کوئی نہیں- اس بیماری میں انتڑیوں کے نچلے حصے میں چھوٹے چھوٹے زخم بنتے ہیں' یعنی بڑی آنت میں' چھوٹے چھوٹے ناسور بن کر انفلیمیشن پھیل جاتی ہے- شروع میں اوں وغیرہ آتی ہے پھر خون آنے لگ جاتا ہے- اور جھلی کے اندر' میوکس میمبرین کے اوپر جو حفاظتی تہہ ہے وہ کٹ کٹ کر پاخانے میں شامل ہو جاتی ہے- اس کے اسہال بعض دفعہ خون ملے ہوئے اور بعض دفعہ صرف خون کے آتے ہیں-

اس کے متعلق ڈاکٹروں نے بہت تحقیق کی ہے اس بیماری کا ایک اور نام بھی ہے وہ زیادہ تر چھوٹی آنت کے ایسے ہی زخموں پر اطلاق پاتی ہے- پس بیماری کے دو حصے ہیں ایک بڑی آنت پر ظاہر ہوتی ہے ایک چھوٹی آنت پر- بڑی آنت کا علاج یہ آپریشن سے کر دیتے ہیں- ایک دفعہ آپریشن ہو جائے اور پورا حصہ کاٹ کر پھینک دیا جائے تو مریض کو صحیح معنوں میں آرام مل جاتا ہے- مگر چھوٹی آنت میں زیادہ پیچیدگیاں ہیں- اب جو تحقیق اس پر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا تعلق سل سے معلوم ہوتا ہے اور سلی امراض جسم کے اندر جو اثرات دکھاتے ہیں اس سے ملتا جلتا اس کا اثر ہے- چنانچہ یہ جو تھیوری ہے ان کے علم کے بغیر' وہ ہومیوپیتھک فلسفے کی تائید کرتی ہے کہ بعض گہری امراض دب جاتی ہیں تو پھر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور شکلوں میں بھیس بدل کر جسم کے اندر ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جب تک اصل بیماری کا علاج نہ ہو اس کو ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے یہ تجربہ کریں کہ بے سیلی نم ایسے مریض کو اونچی پوٹنسی میں دیں۔ یا ٹوبر کولینم۔ یہ دو دوائیں ۲۰۰، ۱۰۰۰، پچاس ہزار اور لاکھ تک ایک ڈیڑھ سال کے عرصے میں پھیلا کر دو دو کر کے دوہرائیں۔ تو تمام اندرونی گہری سلی علامتوں کو یہ ختم کر دیتی ہے اور دفاع کی ایسی طاقت یہ دوا بے سیلی نم پیدا کرتی ہے یا ٹوبر کولینم کوئی لے لیں، کہ ڈاکٹر اپنے تجربے سے بتاتے ہیں کہ پھر ایسے مریض کو کبھی سل نہیں ہوتی خواہ وہ سل کے مریضوں کی کیسی ہی دیکھ بھال کرے۔ یہ دفاع ہم نے دیکھا ہے۔

ہمارے سب سے بڑے بھائی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ ان کی جو پہلی شادیاں ہوئی تھیں وہ ایسے خاندان میں تھیں جن میں سل پائی جاتی تھی۔ چنانچہ ان کے دونوں بیٹے مرزا سعید احمد صاحب اور مرزا عبد الباقی صاحب دونوں سل کے مرض سے فوت ہوئے۔ اور ان کی دیکھ بھال آپا نصیرہ جو ان کی دوسری بیگم تھی، حضرت میر محمد اسحاق کی صاحبزادی تھیں، انہوں نے کی۔ اور بالکل بے فکر ہو کر کی۔ پرواہ ہی کوئی نہیں تھی۔ آخر وقت تک سل کا کوئی بد اثر ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ تو خدا نے قدرتی دفاع کا نظام ان کی نیکی کی وجہ سے پیدا کر دیا۔

جن کو سل کی مرض ہو چکی ہو ان کو سلیشیا ہائی پوٹنسی میں نہیں دینی چاہئے۔ نقصان یہ ہوگا کہ جو سل کے مادے اندر جم چکے ہیں، انڈے کی طرح خول بن چکے ہیں۔ وہ پھٹ جائیں گے اور ان کو باہر نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے بے سیلی نم بے شک ان کو دیں لیکن سلیشیا نہ دیں۔ اور بے سیلی نم اگر کسی کو دینی ہے تو دل پر نظر رکھیں۔ کیونکہ بے سیلی نم اپنا جو ردعمل دکھا کر ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہے تو کمزور دل والے کے لئے برداشت کرنا بعض دفعہ مشکل ہوتا ہے۔

اگر دینی ہے تو ساتھ کریٹے گس وغیرہ یا ٹانک دیں اور دل پر نظر رکھیں کہ زیادہ خطرناک صورت حال تو پیدا نہیں ہو رہی۔ اگر دل مضبوط ہے تو پھر بے شک دیں۔ بعض لوگوں کو میں نے بے سیلی نم دی ہے گلہڑ دور کرنے میں مددگار کے طور پر۔ اس سے خاص طور پر دل پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اگر یہ تھایرائیڈ گلینڈز سل کے مادے کی وجہ سے بیمار ہوں تو دیکھنے میں تو ہر قسم کی وجوہات میں گلینڈ ایک ہی قسم کا پھولا ہوا دکھائی دے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ معدے میں ہوا ہی ہوا ہے جو بھی کھاؤ ہوا بن جاتی ہے۔ اس میں یہ دوا بہت چوٹی کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کھٹے ڈکار اور تیزابی مادے کا بار بار ابلنا ساتھ شامل رہتا ہے۔ متلی بھی رہتی ہے۔ بعض مریض ایسے ہیں کہ کوئی کھٹے ڈکار نہیں کوئی متلی نہیں۔ بند معدہ ہے ان کا اگر آپ علاج کریں تو بعض دفعہ کچھ دیر ٹھیک ہونے کے بعد پھر کھٹے ڈکار شروع ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھٹاس معدے میں موجود ہے۔ مگر ابلتی نہیں۔

پیٹ کی ہوا مختلف علامتیں ہیں جن سے ہوا پیدا ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں بعض پرانی بدامراض کے اثرات مثلاً گلینڈ سوکھ جائیں۔ مثلاً چائنا کا اثر ہے۔ بعض انتڑیوں میں ایسی بیماریاں ہیں۔ جن میں کچھ ہوا اوپر کی طرف اور کچھ نیچے کی طرف خارج ہوتی ہے۔ تو وجوہات مختلف ہیں۔

اس کا تعلق خصوصاً ایسڈ ACID سے ہے۔ جب میوکس میمبرین جواب دے گئی ہوں۔ ڈھیلی پڑ گئی ہوں۔ اور خون بھی نکلتا ہو۔ اس میں دردیں جسم کی، رات کو بڑھتی ہیں۔

مثانہ اور گردے کو دائمی نزلہ ہو جاتا ہے۔ بچوں کا رات کو بستر پر پیشاب کرنا۔ یہ بہت دواؤں میں ملتا ہے۔ آرسنک بھی اس میں مفید ہے۔ ایپو سائنم بھی مفید ہے۔ ڈاکٹر حامد اللہ صاحب کے نزدیک نیٹرم میور بھی اس میں مفید ہے۔ لڑکوں میں نیٹرم میور اور لڑکیوں میں پلسٹیلا دی جائے۔ ربوہ میں تو اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوا ممکن ہے اس علاقے (لندن) میں موسم اس کے اثر میں ممد ہوتا ہو۔

نیٹرم میور ۳۰ لڑکوں میں رات کے بستر میں پیشاب میں اور لڑکیوں میں پلسٹیلا ۳۰۔ لیکن بعض دفعہ ٹوبر کولینم کی مدد لینی پڑتی ہے۔

پیشاب کی بدبو میں صرف نائٹرک ایسڈ دینا مفید نہیں۔ کئی دوائیں ہیں۔ پورا کیس دیکھ کر پھر علاج کرنا چاہئے۔

اس میں جو مسکولر کمزوری ہے وہ پیشاب میں بعض دفعہ اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ کاسٹیکم کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب آرام سے آ جاتا ہے۔ بیٹھے ہوئے سیٹ پر، پیشاب نہیں آتا۔ یا کم آتا ہے۔ چونکہ اس میں ریت پائی جاتی ہے اس کو بھی اور پتھریوں کو بھی حل کر لیتا ہے۔ جب پتھریاں ہوں تو اس وقت CLOUDY پیشاب آتا ہے۔ سارسپریلا میں۔ جب یہ استعمال کرائیں گے تو کلاؤڈی رنگ ختم ہو جائے گا۔ پھر شروع ہوگا۔ تو اسے پھر دوہرائیں۔ اس سے پہلے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ گدلا پیشاب اس کی خاص علامت ہے۔

عام طور پر ہم نے دیکھا ہے کہ جو دوائیں پتھریوں کو حل کرتی ہیں ان کے استعمال سے پیشاب گدلا ہو جاتا ہے۔ سارسپریلا اس کے الٹ کام کرتا ہے اس میں گدلا پیشاب صاف ہو جاتا ہے یہ نمایاں علامت ہے۔

گاؤٹ سے اس کا تعلق ہے۔ گاؤٹ کی علامتیں سفلس سے ملتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ رات کو بڑھ جاتی ہیں۔ گردے کی علامتیں کو چھوڑ کر، گاؤٹ کی علامتوں میں یہ باقی دواؤں کی طرح ہی کام کرتی ہے۔ رومیٹزم کے اثرات جسم سے گھل کر پیشاب کے راستے نکلنے لگتے ہیں۔ پیشاب گدلا ہو جاتا ہے۔ یہ اچھی علامت ہے۔

سیلینئم اب سیلینئم میں میں نے کہا تھا کہ بڑھاپا پایا جاتا ہے۔ اس سارسپریلا کا بڑھاپا اور وجوہات سے ہے لمبے عرصے تک بعض بخار بعض تکلیفیں رہی ہوں یا جنسی بے راہروی اختیار کی گئی ہو۔ اس کے بعد جو تیزی سے ظاہر ہونے والا بڑھاپا ہے وہ سیلینئم کی علامت ہے۔ سارسپریلا کے برعکس۔

سیلینئم گرم موسم کو برداشت نہیں کرتا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ جہاں اچانک گرمی آئی وہاں اچانک جسم سے جان نکل جاتی ہے۔ یعنی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں سب سے اہم دوا سیلینئم ہے جو ان کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اور ہوا کا جھونکا سیلینئم کے مریض کو پسند نہیں ہے۔ نہ ٹھنڈا نہ گرم۔ سرسرا کر جو چیز جسم کے پاس سے گزرتی ہے وہ اچھی نہیں لگتی۔ اس لئے نم دار یا خشک ہوا، ہر قسم کی، خرابی پیدا کرے تو سیلینئم یاد آنی چاہئے۔

بعض دواؤں میں ماؤف حصہ جسم کا سوکھنے لگ جاتا ہے۔ مثلاً برائیٹا کارب ہے۔ ٹائیفائیڈینم میں بھی یہ علامت ملتی ہے۔ کلکیریا سلف میں بھی۔ سیلینئم بھی ایسی ہی دواؤں میں سے ہے۔

عام طور پر ہومیوپیتھ اس کی دو بنیادی باتوں کی وجہ سے سیلینئم کو یاد رکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ بال جسم کے ہر حصے سے گرتے ہیں۔ آنکھیں پلکیں داڑھی ہر جگہ سے بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بڑھاپے کی جلدی علامت سے اس کا تعلق ہے۔ جلد اپنی ٹون کھو دیتی ہے۔ جلد کے گلینڈز مرنے لگتے ہیں۔ اس لئے بالوں کا گرنا طبعی امر ہے۔ یہ جلد کے پورے حصے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ صرف بیرونی حصے پر نہیں۔

گرمیوں میں خصوصیت سے سونے کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ اور ویسے بھی سونے کے بعد ایسے مریض کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ بہت ہی گہری اداسی کا دورہ آتا ہے۔ باتوں میں ہکلانا بھی ہے۔ بعض کو بستر سے اٹھتے ہی چکر آتے ہیں۔ اکثر ایسے مریض لو بلڈ پریشر کا شکار ہوتے ہیں۔ جن کی پنڈلیاں رہ جائیں ان کو یہ بیماری ہوتی ہے۔ جن کے لئے میں نے تنگ جرابیں تجویز کی ہیں۔

اس میں جو زائد علامت ہے وہ متلی کی ہے۔ کاربو ویج میں متلی نہیں ہے۔ اگر یہ ہو اور متلی بھی ہو تو سیلینئم کو نہ بھولیں۔

گرمی کے اور بد اثرات میں سے ایک کمزوری کے علاوہ، یہ ہے کہ بائیں آنکھ کے اوپر تیز ڈنگ جیسی درد محسوس ہوتی ہے۔ دھوپ میں چلے زیادہ تو یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

عام طور پر آنکھ کے ارد گرد کے پٹھے پھڑکتے ہیں لیکن اس میں یہ عجیب بات ہے کہ Twiching چبھنے کا سا احساس آئی بال کے اندر ہوتا ہے۔ آئی بال میں دھڑکن یا چبھن کا احساس ہو تو سیلینئم کو یاد رکھنا چاہئے۔

ایسا بہرا پن جس میں کانوں کی WAX خشک ہو جائے۔ اور اکٹھی ہو کر جم جائے۔ اس میں سیلینئم اس کو نرم کرنے میں مفید ہوتی ہے۔ گلینڈ سوکھنے سے جو اثرات ہوتے ہیں اس میں سیلینئم مفید ہے۔

جگر میں عموماً دکھن پائی جاتی ہے جو دباؤ سے تعلق رکھتی ہے ویسے نہیں ہوتی۔ جگر بڑھ بھی جاتا ہے۔

انتڑیوں میں خشکی پائی جاتی ہے جس سے سٹول خشک ہو جاتا ہے۔

سیلینئم کا مزاج یہ ہے کہ جلد پر اثر گہرائی تک ہے۔ اور میوکس میمبرین پر بھی اثر ہے جیسے کہ انتڑیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

سارسپریلا بھی جلد بوڑھا کرتی ہے اور سیلینئم بھی اس میں انتڑیاں خشک ہو کر سوکھتی اور زخم کر دیتی ہے جب زخمی ہو تو اسہال کثرت سے انتڑیاں باہر پھینکنے لگ جاتی ہیں۔

عورتوں اور مردوں کی جنسی کمزوریوں میں نمایاں اثر رکھتی ہے اگر باقی علامتیں موجود ہوں۔ ویسے نہیں۔ آواز کا کھویا جانا یا کم ہو جانا جلد کی عمومی خشکی کے اثر سے ہے جس کا اثر اندر تک چلا جاتا ہے۔

عموماً تو جلد میں صرف بڑھاپے کے آثار ہیں لیکن ہتھیلی کی جلد جو سب سے زیادہ مزاحمت کرتی ہے بڑھاپے کے آثار کی۔ سب سے آخر پر جھریاں قبول کرتی ہے۔ اس میں بجائے جھریاں ڈالنے کے وہ علامتیں جو جلدی بیماریوں کی علامتیں ہیں وہ اس میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ویسے سورائسس نہیں۔ مگر ہتھیلی کا بڑا خطرناک سورائسس ہو جاتا ہے یہ سفلس کی طرح خطرناک اور گہرا ہے۔ اس میں سیلینئم کام آ سکتی ہے۔ اور کینٹ کے نزدیک کیوریٹو ہے۔ یعنی وقتی آرام نہیں دیتی بلکہ مکمل صحت یاب کر دیتی ہے۔

نچلے حصے میں ٹانگوں پر کمزوریاں زیادہ ہو جاتی ہیں مریض چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ اور تشنجی علامتیں ٹانگوں میں خاص طور پر ٹانگ کے نچلے حصے یعنی پنڈلیوں میں اس کے مسلز میں تشنج پیدا ہوتا ہے۔

نیند کی ایک علامت ہوتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں نیند آتی ہے پھر آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ بیماری فاسفورس میں بھی پائی جاتی ہے۔

فاسفورس میں اگر بے وجہ رات کو بار بار آنکھ کھلے تو فاسفورس آرام دہ گہری لمبی نیند لانے میں مفید ہے۔ اگر بے چینی کی وجہ سے ہو تو آرسنک بہتر دوا ہے۔ اگر سارا جسم خشک ہو چکا ہے کمزوری ہے اور خشکی اندر ڈوب گئی ہے تو پھر یہ علامت سیلینئم میں بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

شوق ہم سفر میرا

عمران محمد داؤد طاہر کی کتاب "شوق ہم سفر میرا" لے کر آئے تو پہلے تو داؤد طاہر کے والد محترم مولوی محمد یعقوب صاحب اور ان کے والد محترم بابو فخر الدین صاحب کے متعلق بہت سی پرانی یادیں دہرائی گئیں۔ پھر عمران کے والد اور ان کے والد محترم کا ذکر چھڑا تو استادوں کی مار اور تعلیم کے بعد ان کی بے پناہ محبت کا تذکرہ ہوا۔ میں نے عمران کو بتایا کہ ان کے دادا جو ہمیں آٹھویں جماعت میں حساب پڑھاتے تھے۔ ان کی مار سے ڈرتے ہوئے میں سکول سے بھاگ گیا۔ والد صاحب قادیان سے باہر تھے واپس آئے تو مجھے فارغ دیکھ کر حیران ہوئے میں نے بہرحال اس سلسلے میں عمران سے بہت سی باتیں کیں اور کہہ سکتا ہوں کہ اتنی باتیں کیں کہ بعد میں مجھے کہنا پڑا کہ آپ کو میری باتیں ضرورت سے زیادہ تو نہیں لگیں۔

میرا جی چاہتا تھا کہ ان دونوں خاندانوں کے متعلق باتیں کروں۔ داؤد طاہر کے والد محترم اپنے والد محترم کے گھر میں قادیان میں ہمارے گھر کے بالکل قریب رہتے تھے انہیں بہت دیکھنے کا موقعہ ملا۔ انتہائی سنجیدہ اور خاموش طبیعت مولوی محمد یعقوب صاحب الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے اور ان کے والد محترم بابو فخر الدین صاحب محلے کے بچوں سے پیار کا یوں اظہار کرتے تھے کہ بیت الحمد میں جاتے ہوئے ایک ایک کو تلقین کرتے کہ (عبادت) کے لئے چلو۔ ان کے میں نے کئی واقعات بھی سنائے اور اسی طرح ماسٹر محمد علی اظہر صاحب کے جو ہمارے استاد تھے۔ اور ہماری سکول کی تعلیم کے بعد جب بھی ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے سینہ سے لگایا اور پیار کا اظہار کیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب وہ اس طرح پیار کا اظہار کر رہے ہوتے تھے تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر تھوڑی سی جلن محسوس ہوتی تھی۔ اس لئے کہ ان سے مار بھی خاصی پڑتی تھی۔ لیکن ان کی محبت کا انداز دل میں اتر جانے والا تھا اور میں تہہ دل سے ان کی بہت قدر کرتا ہوں۔

داؤد طاہر کی کتاب جب میری اہلیہ نے دیکھی تو کہنے لگیں کہ ان کی والدہ میری سہیلی تھیں اور بہت اچھی سہیلی۔ انہوں نے ان کی اتنی ہی تعریف کی جتنی کہ میں داؤد طاہر کے والد کی ہمیشہ تعریف کرتا ہوں۔ یہ دونوں نہایت سنجیدہ' مرنجاں مرنج' اور دوستوں کے دوست' سہیلیوں کی سہیلی' کتاب دیکھ کر اس لئے بھی خوشی ہوئی کہ تحریر کا جو آغاز مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر نے الفضل کے ذریعے کیا تھا اس کو ایک رنگ میں ان کے بیٹے داؤد طاہر نے خاصی چمک دمک کے ساتھ پیش کرنا شروع کیا ہے۔ جیسا کہ پرتو روہیلہ نے کہا ہے کہ یہ سفرنامہ تو پہلا ہی ہے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد داؤد طاہر کی مزید تحریریں بھی سامنے آئیں گی۔ وہ مزید سفرنامے لکھیں گے یا اور جو کچھ بھی وہ اپنے قارئین کو دینا چاہیں۔

کتاب نہایت دیدہ زیب ہے اور سفرنامہ تو ویسے بھی ہر شخص کا پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ کون نہیں چاہتا کہ اگر بیرونی ممالک میں نہیں جا سکتا تو کسی ایسے شخص کے ساتھ اپنے تصور کو کردے جو باہر گھوما پھرا ہو۔ اور وہ نہایت تفصیل کے ساتھ چہروں کو بھی بیان کرے اور مہروں کو بھی۔ لینڈ سکیپ' عمارتیں' گلی کوچے' ادارے' اور ان جگہوں پر بسنے والے لوگ۔ یہ سب کے سب دیکھنے کو جی چاہتا ہے اور اگر ہم خود بیرون ملک نہیں جا سکتے تو جو گیا ہے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیجئے۔ اس کی زبان سے کہے ہوئے الفاظ کو کانوں میں رس گھولنے دیجئے۔ یہ سفرنامہ آپ کو کئی ملکوں میں لے جائے گا۔ جیسا کہ کتاب کے نام کے نیچے لکھا ہوا ہے۔ امریکہ اور پانچ دیگر ممالک کا سفرنامہ۔ گویا کہ آپ کو چھ ملکوں کی سیر کروائے گا۔

اس کے تعارف کے سلسلے میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس شخص نے یہ کتاب لکھی ہے اگر وہ خود اس کے متعلق کچھ بتا دیں تو کسی مزید تعارف کی کیا ضرورت رہے گی۔ انہوں نے حرفے چند کے ضمن میں لکھا ہے:

اس عالم رنگ و بو کی سیاحت کی تمنا کس دل میں نہیں ہو گی۔ کچھ ایسی ہی کیفیت میری ہے۔ لیکن آپ اسے اتفاق کہیئے یا سوء اتفاق کہ پاکستان سے باہر جانے کا اولین موقعہ مجھے آج سے تقریباً چھ سال پہلے ملا۔ اگرچہ میری اصل منزل تو امریکہ تھی لیکن جاتے ہوئے جرمنی' اور واپسی پر میکسیکو' کینیڈا اور انگلینڈ اور فرانس میں پڑاؤ کرتا ہوا وطن پہنچا۔ یہ سفر چار ماہ پر محیط تھا۔ جس کا معتد بہ حصہ تو امریکہ میں ہی گزر گیا لیکن آتش شوق تیز تر گردد کے مصداق اس دوران مجھے مغربی دنیا کے کچھ اور حصوں کا بھی سرسری جائزہ لینے کا موقعہ بھی مل گیا۔

اگرچہ میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ وطن واپسی پر میں کوئی سفرنامہ لکھوں گا۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے اپنے بعض دوستوں کی تحریک پر اس سفر کے بارے میں اپنے تاثرات لکھنا شروع کئے جو آہستہ آہستہ کتابی شکل اختیار کر گئے۔ میری اس کاوش کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ مجھے اس اعتراف میں کوئی باک نہیں کہ تخلیقی عمل سے رابطہ کے باوجود ایک طویل عرصے سے میری کوئی تحریر طباعت و اشاعت کے مرحلہ سے نہیں گزری۔ اگر عاصی کرنالی۔ سلطان رشک اور پرتو روہیلہ میری ہمت افزائی نہ فرماتے تو شائد یہ کتاب بھی زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو پاتی۔ لہذا آپ کو اس کتاب میں کوئی خوبی نظر آئے تو ان تینوں دوستوں کو دعا دیجئے لیکن مجھے بھی کلمات خیر سے نوازنا نہ بھولئے۔

جو لوگ آپ کو میرے اس سفر کے ساتھ ساتھ نظر آئیں گے میرا دل ان کی محبت سے سرشار ہے۔ میری خواہش ہے کہ اگر موقعہ ملے تو میں ان کے ساتھ پھر کچھ وقت گزار سکوں۔ فی الحال میری یہ خواہش صرف اس حد تک پوری ہو سکی ہے کہ اپنے پاکستانی دوستوں کے علاوہ 1990ء میں سکانگ سے جنوبی کوریا میں اور اس کے تین سال بعد صوبے اور گونے سے سری لنکا میں مل چکا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ وہ اور میرے باقی غیر ملکی دوست یہ کتاب کبھی نہیں پڑھ پائیں گے۔ لیکن ان کے بارے میں اگر کوئی نازیبا کلمہ میری زبان سے نکل گیا تو اسے ایک غیر ارادی لغزش سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔

مجھے اس حقیقت کا پورا اعتراف ہے کہ یہ کتاب لکھ کر میں نے اردو ادب پر کوئی احسان نہیں کیا۔ اور نہ کوئی لائق افتخار تحریر ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے یہ خوش گمانی ضرور ہے کہ اگر آپ اسے پڑھیں گے تو اس کی کچھ باتیں آپ کے لئے معلومات افزا ہوں گی اور شائد دلچسپ بھی۔

کتاب کی پیش گفتار میں جو پرتو روہیلہ نے تحریر کی ہے وہ کہتے ہیں:۔

آپ کو قدم قدم پر احساس ہو گا کہ مصنف اپنی موٹر کا پہیہ کچی پر نہیں اترنے دیتا۔ وہ ایک باکردار انسان ہے۔ وہ روایتی اخلاقیات سے بالاتر ہیں مغرب میں جا کر وہ کہیں خیرہ اور مرعوب نہیں ہوتا۔ وہ جہاں اپنے نظریات کے منافی کوئی بات دیکھتا ہے تو اس پر کڑی تنقید کرتا ہے۔ لیکن اسے اگر کوئی اچھا نظر آئے تو کھلے دل سے اس کا اعتراف بھی کر لیتا ہے۔ وہ ایک سچا پاکستانی ہے جو کبھی تو قیام پاکستان کے منافی پراپیگنڈے کا اثر زائل کرنے میں کوشاں نظر آتا ہے تو کبھی دین حق پر اعتراضات کا مدلل جواب دیتا نظر آتا ہے۔ یہ سفرنامہ مصنف کی پوری شخصیت کو اپنی تمام و کمال جزئیات کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور آپ حیران ہوتے ہیں کہ یہ نیک نیت' باکردار' ہمدرد' معصوم اور صاف گو انسان وہی شخص ہے جس کو عرف عام میں بیوروکریٹ کہتے ہیں۔ اور یہی کیفیت اس کے بیان اور اظہار میں ہے۔ کسی جگہ تصنع نہیں۔ کوئی بناوٹ نہیں۔ ہر بات سیدھے سبھاؤ فطری انداز سے کہہ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سادگی اور روانی اس سفرنامے کی ایک اور فضیلت ہے۔"

پرتو روہیلہ نے داؤد طاہر کا جس طرح ذکر کیا ہے جی چاہتا ہے کہ یہ بھی بتا دیا جائے کہ داؤد طاہر دسمبر 1944ء میں ہندوستان کے ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے سیاسیات کی ڈگری لینے کے بعد سینٹرل سپیریر سروسز آف پاکستان کے امتحان منعقدہ 1969ء میں شامل ہوئے اور پاکستان ٹیکسیشن سروس کے لئے منتخب ہوئے۔ تب سے اس محکمہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ اور آج کل کمشنر انکم ٹیکس کے طور پر تعینات ہیں۔ اگر آپ ان سے رابطہ کرنا چاہیں تو ان کا نام اور ان کا عہدہ اور ملتان لکھنا کافی ہے۔ آپ کا خط انہیں ملے گا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ یہ سفرنامہ پڑھ کر ان سے ضرور رابطہ کریں۔ کچھ ان باتوں سے جو آپ نے لطف اٹھایا ہے اس کا اظہار کریں۔ کچھ اور باتیں جو آپ پوچھنی چاہتے ہیں وہ بھی ان سے پوچھ لیں۔ ہم آپ کی سفارش کئے دیتے ہیں کہ داؤد طاہر آپ کے سوالات کا جواب ضرور دیں۔ یہاں ہم اپنے تعارف کو ختم کرتے ہیں۔

(ن۔س)

حامد کریم محمود۔ پولینڈ

میرا خاندان

(1) میرے ابا جان مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال فیصل آباد کو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(2) محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب امیر جماعت نواب شاہ سندھ خاکسار کے سب سے بڑے ماموں تھے۔

(3) محترم چوہدری عبدالحمید صاحب صدر جماعت محراب پور خاکسار کے بڑے بہنوئی تھے۔ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب کے خاندان میں صرف مکرم عبدالحمید صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ایک شقی القلب نے جو چند ماہ قبل آپ سے امداد کے طور پر گندم لے کر گیا تھا چاقو سے حملہ کرکے آپ کو راہ خدا میں قربان کر دیا۔

(4) مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر خاکسار کی اہلیہ کے چچا ہیں۔

(5) عزیزم افضال احمد صاحب مربی سلسلہ خاکسار کے خالہ زاد اور ماموں زاد بھائی ہیں۔

(6) عزیزم حافظ خالد احمد مربی سلسلہ میرے خالہ زاد بھائی ہیں۔

خاکسار کو 1979ء سے 1983ء تک سویڈن 1984ء تا 1989ء ہالینڈ 1990ء بیلجیم اور آخر 1990ء سے تادم تحریر پولینڈ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجات عطا کرتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو

پاکستان کی وائلڈ لائف

پاکستان کے حسین قدرتی مناظر در حقیقت اس کی وائلڈ لائف (جنگلی حیات) کی مرہون منت ہے۔ ایسے جاندار خواہ وہ پودے ہوں یا جانور جو پالے نہ جا سکتے ہوں (Non-Domesticated) وائلڈ لائف کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں متعدد جانداروں کے مساکن اور ایکو سسٹم موجود ہیں۔ صحرائی ماحول کے جانداروں کے لئے صحرا میسر ہیں' میدانی علاقوں کے جانداروں کے لئے میدان موجود ہیں۔ اسی طرح پہاڑی علاقوں کے جانداروں کے لئے پہاڑی ماحول میسر ہے۔ نیز برفانی جانوروں کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند مقامات پر برف موجود ہے۔ اس کے علاوہ پرندوں کے لئے تالاب اور جھیلیں بکثرت پائی جاتی ہیں غرض کہ ہر قسم کے وائلڈ لائف کے لئے ماحول میسر ہے۔

وائلڈ لائف نہ صرف قدرتی دلکشی کا موجب ہے بلکہ بہت سے فوائد بھی اس سے منسوب ہیں مثلاً جنگلی حیات خوراک کا ایک بہت بڑا ذریعہ مہیا کرتی ہے۔ تقریباً 70 ملین ٹن گوشت سالانہ خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے جو کہ پروٹین کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں مچھلی' ہرن' بارہ سنگا' پرندے اور بعض دوسرے جانور شامل ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان جانوروں کو سائنسی تحقیق اور تجربات میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ براہ راست انسان پر تجربات نہیں کئے جا سکتے۔ پرندے ایسے حشرات کو خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو فصلوں کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اس طرح فصلیں نقصان سے بچ جاتی ہیں اور پرندوں کو خوراک مل جاتی ہے اور یہ پرندے انسان کی خوراک بن جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ جنگلی جانور چڑیا گھروں میں خوبصورتی اور لوگوں کی تفریح کا باعث ہیں۔ اور ان تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ کہ تمام مذاہب جانوروں سے محبت اور ان کی حفاظت کی تلقین کرتے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق درج ذیل اقسام پاکستان میں موجود ہیں۔

1- دنیا میں موجود ممالیہ جانوروں کی 4100 اقسام میں سے 188 اقسام پاکستان میں موجود ہیں۔ ان میں چھوٹے سے چھوٹے شریو (Shrew) سے لے کر ویل تک کے جانور شامل ہیں۔

2- تقریباً ریپٹائلز (Reptiles) کی 6500 اقسام میں سے 204 اقسام پاکستان میں موجود ہیں۔

3- ایمفی بینز (Amphibians) کی دنیا میں 2600 اقسام میں سے ابھی تک 50 سے کم پاکستان میں تلاش کئے گئے ہیں۔

4- تقریباً 20000 اقسام کے حشرات (Insects) پاکستان میں موجود ہیں۔

5- دنیا میں پرندوں کی تقریباً 8600 سپی شی (اقسام) میں سے 630 کے قریب پاکستان میں رپورٹ کئے گئے ہیں۔ ان میں مقامی پرندے اور دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے پرندے شامل ہیں۔

6- اسی طرح 300 اقسام کے قریب تازہ پانی مچھلیاں اور 1009 قسم کی سمندری مچھلیاں موجود ہیں جبکہ دنیا میں 50000 اقسام سے زائد مچھلیاں موجود ہیں۔

7- ایسے دیگر غیر فقاریہ جانوروں کی جو پانی میں رہتے ہیں تقریباً 700 اقسام پاکستان میں موجود ہیں۔

8- مزید چھوٹے جانوروں پر پاکستان میں زیادہ تحقیق نہیں کی گئی اس لئے ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔

9- بڑے پودے کی 5700 سپی شی میں سے 5000 جنگلی ہیں۔ ان میں سے 372 پاکستان میں موجود ہیں۔

ایسی طرح مساکن اور زمینی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان میں ایکو سسٹم (Ecosystems) کی بہتات ہے۔ مثلاً جزیرے' ساحل' سمندر' دریا' دلدلی زمینیں' جنگلات جھیلیں' صحرا' دریائے سندھ کا ڈیلٹائی علاقہ' بڑے بڑے پہاڑ اور برف پوش چوٹیاں اور بڑے بڑے گلیشیئرز۔

لیکن بدقسمتی سے یہ ساری جنگلی حیات آہستہ آہستہ ناپید ہوتی جا رہی ہے اور بہت سی ایسی سپی شی ز (Species) موجود ہیں جن کے ناپید ہونے کا خطرہ ہے۔ چیتا اور ٹائیگر پاکستان سے آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ تاہم وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ انہیں دوبارہ متعارف کروا رہا ہے۔

جنگلی حیات کے تحفظ کی خاطر پاکستان میں مختلف جگہوں پر وائلڈ لائف نیشنل پارک بنائے گئے ہیں جہاں سال کے تمام موسموں میں شکار ممنوع ہوتا ہے ان میں زیادہ مشہور درج ذیل ہیں۔

1- کیر تھار نیشنل پارک تقریباً 81926 ہیکٹر رقبہ پر مشتمل ہے یہ سندھ اور بلوچستان کے بارڈر کے قریب واقع ہے۔ یہاں کی وائلڈ لائف جنگلی بھیڑ' کیل (Ibex)' اڑیال' غزال تکور' تیتر اور بٹیر وغیرہ پر مشتمل ہے۔

2- چلتن نیشنل پارک 15576 ہیکٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ خضدار صوبہ بلوچستان کے قریب واقع ہے۔ یہاں کی وائلڈ لائف کالا تیتر' مارخور' آئی بیکس اور عام پرندے وغیرہ ہیں اس کے علاوہ چیتا بھی متعارف کروایا جا رہا ہے۔

3- لال سہانرا نیشنل پارک 37426 ہیکٹر پر

باقی صفحہ 7 پر

ابن العطاء

میرا کالم

آپ کوئی سا بھی اخبار دیکھیں اس میں اداریہ ہو گا۔ مضامین ہوں گے۔ کالم ہوں گے یعنی کالم نویسوں کے لکھے ہوئے کالم۔ خبریں ہوں گی اور بعض اوقات انٹرویو بھی ہو گا۔ اپنی اپنی جگہ پر یہ سب باتیں ادارے سے ذمہ داری کا احساس مانگتی ہیں۔ ہر بات نہایت ذمہ داری سے کہی جانی چاہئے۔ خبروں کے متعلق صحافتی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اگر آپ یہ اندازہ لگانا چاہیں کہ کسی اخبار کی خبریں کس حد تک درست ہوتی ہیں تو ان خبروں کا مطالعہ کیجئے جو آپ کے شہر اور آپ کے ماحول سے متعلق ہیں کیونکہ دنیا بھر یا اپنے ملک بھر کی خبروں کے متعلق آپ کو کیا معلوم کہ ان میں سے کون سی بات درست ہے اور کون سی نا درست۔ لیکن اگر آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے شہر کی ایک خبر یوں چھپی ہے کہ فلاں شخص سے فلاں بات سرزد ہوئی ہے تو ہو سکتا ہے کہ نام بھی غلط ہو اور جو بات سرزد ہوئی ہے وہ بھی درست نہ ہو۔ عام طور پر ہوتا بھی ایسا ہے۔ اگر اخبار یہ کہے کہ فلاں جگہ کے محمد احمد سر درد کی وجہ سے عدالت میں حاضر نہ ہو سکے تو اس بات کا امکان ہے کہ محمد احمد نہیں بلکہ محمد دین ہوں اور عدالت کی بجائے ٹاؤن کمیٹی ہو۔ یہ بات آپ کو بتائے گی کہ کس اخبار میں کس ذمہ داری کے ساتھ خبریں شائع کی جاتی ہیں۔

صحافت کا ایک پہلو انٹرویو بھی ہے۔ انٹرویو میرے خیال میں سب سے زیادہ ذمہ داری کے احساس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ کسی اور کی بات ہے۔ آپ نے کہی ہے۔ آپ نے درست سمجھا تھا یا نہیں۔ درست سمجھا تھا تو درست بیان کیا یا نہیں۔ یہ ساری باتیں آپ سے ذمہ داری مانگتی ہیں۔ اکثر انٹرویو اس طرح چھپتے ہیں کہ انٹرویو دینے والے کو اس بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ یا میرا مطلب یہ تو نہیں تھا۔ اس لئے عام طور پر انٹرویو لے کر جس سے انٹرویو لیا گیا ہے اسے تحریر دکھائی جاتی ہے۔ تاکہ اگر کوئی بات غلط ہو تو درست کر دی جائے۔ اگر آپ نے انٹرویو کو ریکارڈ کر لیا ہے۔ تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس سارے انٹرویو کو ضبط تحریر میں لائیں اور پھر دیکھیں کہ اس میں آپ کس بات کو زائد سمجھتے ہیں اور اسے نکال دینا آپ کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ نے ریکارڈ سن کر نوٹس لئے تو ہو سکتا ہے وہ بے ربط ہو جائیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے کچھ ٹھیک سنا نہ ہو لیکن جب آپ تحریر میں لائیں گے اور پھر اس کو ریکارڈڈ انٹرویو سے ملائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ نے ساری باتیں درست لکھی ہیں یا کوئی غلط لکھی گئی ہے پس انٹرویو لینا اور انٹرویو کا شائع کرنا صحافتی حلقوں میں نہایت ذمہ داری کا تقاضا کرتا ہے۔

مثلاً میرا پچھلے دنوں ایک انٹرویو لیا گیا اور اگرچہ مجھ سے کہا تو یہ گیا تھا کہ اس کو ضبط تحریر میں لا کر آپ کو دکھایا جائے گا۔ لیکن ایسا کیا نہیں گیا۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ ہم دو بھائی اور تین بہنیں تھے۔ ایک بہن پیدائش سے تھوڑی دیر بعد فوت ہو گئی۔ ایک بہن قادیان میں مدفون ہے بہشتی مقبرہ میں ایک بہن ربوہ بہشتی مقبرہ میں۔ اب ہم دو بھائی ہیں اور شائع شدہ انٹرویو میں لکھا ہے کہ ہم تین بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ گویا بات بالکل الٹ گئی۔ بات پنجابی نظموں کے متعلق ہو رہی تھی۔ تو میں نے کہا تھا کہ ایک دفعہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی پنجابی کی نظم سن کر سوچا مجھے بھی پنجابی میں لکھنا چاہئے چنانچہ میں نے پنجابی میں ایک نظم لکھی۔ اور پھر کچھ اور لکھیں۔ پندرہ بیس ہو گئیں جو میری کتاب "قدم قدم منزل" میں شائع شدہ ہیں۔ اور نظموں ہی کے متعلق میں نے ایک اور بات یہ کہی تھی کہ جب مجھے یہ احساس ہوا کہ شائد ماہنامہ تحریک جدید کو بند کر دیا جائے گا۔ اور مجھے تھوڑی سی فرصت حاصل ہو جائے گی تو میں نے نظمیں کہنی شروع کیں۔ یہ نظمیں اردو کی نظمیں۔ ایک مہینے میں 65 ہو گئیں۔ دوسرے مہینے میں 125 ہو گئیں ان میں سے ساٹھ ستر نظموں کی میں نے ایک کتاب شائع کی "آنکھوں کی ٹھنڈک" انٹرویو میں یہ لکھا گیا کہ میں نے پنجابی کی نظم کہی اور وہ میری نظمیں 125 ہو گئیں۔ اب یہ بات بالکل غلط ہے۔ ایسی ہی کچھ اور باتیں تھیں۔ میں ان غلطیوں کی طرف توجہ نہیں دلا رہا میرے لئے ان کی کوئی خاص اہمیت اس لئے نہیں کہ میری یہ باتیں پہلے چھپ چکی ہیں۔ کسی غلطی کا کوئی امکان باقی نہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ انٹرویو اگر ریکارڈڈ ہے تو سارے کا سارا ضبط تحریر میں لا کر پھر اس کو ایڈٹ کریں۔ اگر آپ نے اس سے نوٹس لئے ہیں تو یقیناً بے ربط بھی ہو جائے گا اور غلطیوں کا بھی امکان ہے۔ پس میں اپنے صحافی بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ انٹرویو میں انتہائی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ اس لئے کہ دوسرے کی بات ہے آپ سن کر اسے بیان کر رہے ہیں غلطی کے امکان کو روکئے۔ بہتر تو یہ ہے کہ انٹرویو جس سے لیا جائے۔ اسے وہ تحریر دکھا دی جائے جو چھاپنا مقصود ہے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو انٹرویو ضبط تحریر میں لا کر جو کچھ آپ نے ریکارڈ کیا ہے اس کے ساتھ ملائیں اسے۔

جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب ولد چوہدری محمد انور ٹیچر پنجابی شاعرڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کی ٹانگ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا۔ کمزوری کافی ہے مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ وزیر آباد کی اہلیہ شگفتہ تنویر صاحبہ کا رسولی کا آپریشن 95-9-13 کو ہوا ہے آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے ابھی کمزوری وغیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فضل بی بی صاحبہ والدہ سردار محمد صاحب ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ 95-9-5 کو وفات پاگئی ہیں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام رقیہ بشریٰ بیگم کی بجائے رقیہ بیگم بھٹی رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رقیہ بیگم بھٹی اہلیہ مقصود احمد بھٹی
E-62 مہران کالونی۔ تربیلا ڈیم ضلع ہری پور

ہنر سیکھیے

○ وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی پروگرام برائے پیشہ وارانہ تربیت کے تحت محکمہ محنت و افرادی قوت و تربیت پنجاب مختلف قسم کے کورسز کا انتظام کر رہا ہے ان میں الیکٹریشن' ریڈیو' ٹی وی مکینک' کمپیوٹر آپریٹر' کارپینٹر' ویلڈنگ' ریفریجریشن' ایئر کنڈیشننگ مکینک' آٹو مکینک' پلمبر وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔ یہ کورسز ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز اور گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ میں کروائے جائیں گے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "جنگ" لاہور 14 ستمبر 1995 صفحہ 6 ملاحظہ فرمائیں۔

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 21 ستمبر ہے۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

قرارداد تعزیت

○ مجلس انصار اللہ دار الحمد فیصل آباد نے اجلاس عاملہ میں مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری وقف جدید ضلع فیصل آباد' ممبر اصلاحی کمیٹی اور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد اور مکرم مولوی محمد اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے۔

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نے عرصہ ۲۷ سال تک جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد کے سیکرٹری وقف جدید ہونے کا اعزاز پایا اور بحسن و خوبی اپنے شعبہ کے کام کو سرانجام دیا۔ ان کی کوششوں سے ہر سال بجٹ بڑھتا بھی رہا اور وصولی مکمل ہوتی رہی۔ جماعت کی اصلاحی کمیٹی کے سرگرم رکن کی حیثیت سے بھی ان کی کارکردگی نمایاں رہی۔ جن کا بھی ان سے واسطہ پڑا اس نے ان کے طرز انصاف کی تعریف کی اور مطمئن ہوا۔

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نے مجلس انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد کے زعیم اعلیٰ کی حیثیت میں نہایت مدبرانہ اور ماہرانہ قیادت کی اور اپنے ساتھیوں کی عمدہ تربیت کرتے ہوئے دو دفعہ علم انعامی حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ ان کی راہنمائی میں مجلس ہر سال معیاری مجالس میں شامل رہی۔

مکرم محمد اشرف ممتاز صاحب نے اپنی ساری زندگی خدمت دین میں گذاری اور بحیثیت مربی سلسلہ دعوت الی اللہ اور تربیت کے عمدہ کام سر انجام دے کر اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ ہمیشہ ہی مرکز کی ہدایات کے مطابق عمل کرتے رہے اور مرکزی نمائندگی کا پورا پورا حق ادا کیا۔ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی کے لئے کسی سہارے کی تلاش میں نہ رہتے۔ اکثر اوقات ہماری درخواست پر حلقہ کا دورہ کرنے تشریف لاتے باوجود اصرار کے انہوں نے کبھی بھی سواری بھجوانے کا حکم نہ دیا بلکہ خود ہی سواری کا انتظام کرتے اور تشریف لاتے رہے۔ دونوں وفات یافتگان کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

زعیم اعلیٰ و مجلس عاملہ انصار اللہ دار الحمد فیصل

○ ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر محترم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ موصوف ضلع جھنگ میں 1979ء سے 1989ء تک 10 سال بطور مربی ضلع تعینات رہے۔ آپ کم گو تھے اور دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ متوکل انسان تھے۔ محنتی تھے۔ اور اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ بطور صائب الرائے بزرگ ہونے کے بھی آپ کا ایک مقام تھا۔

موصوف کی وفات پر ہم ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر ان کے پسماندگان کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر

ہر احمدی وقف عارضی کرے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے"

(خطبہ الفضل 27۔ اگست 1969ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 1

خواہشوں کو رضاء الہٰی کے لئے متوجہ کر سکے گا۔ اور اس رضاالہٰی کو ہر چیز پر مقدم سمجھ لے گا۔

دیکھو سب سے بڑا اور عظیم الشان احسان جو ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ ہم کو پیدا کیا۔ اگر کوئی دوست مدد دیتا ہے تو ہمارے پیدا ہونے اور موجود ہونے کے بعد۔ اگر کوئی بھلی راہ بتلا سکتا ہے یا علم پڑھا سکتا ہے مال دے سکتا ہے غرض کہ کسی قسم کی مدد دیتا ہے تو پہلے ہمارا اور اس چیز کا اور دینے والے کا وجود ہوتا ہے۔ تب جا کر وہ مدد دینے والا مدد دینے کے قابل ہوتا ہے۔ غرض تمام انعاموں کے حاصل کرنے سے پیشتر جو کسی غیر سے ہوں پہلا اور عظیم الشان احسان خدا تعالیٰ کا یہ ہے کہ اس نے ہم کو اور اس چیز کو جس سے ہمیں راحت پہنچے اور جس نے ہمیں راحت پہنچائی اور اس کو وجود عطا کیا۔ پھر صحت و تندرستی عطا کی۔ اگر ذرا بھی بیمار ہو جاوے تو تمام راحت رساں چیزیں بھی راحت رساں نہیں رہتیں۔ دانت درد کرے تو اس کا نکالنا پسند ہو جاتا ہے آنکھ دکھ دینے کا باعث بن جاوے تو گا ہے اس کا نکالنا ہی پڑتا ہے۔

چونکہ ان لوگوں کو جو احسانات کا مطالعہ نہیں کرتے خبر بھی نہ تھی۔ غرض یہ سب انعامات جو ہم پر ہوتے ہیں ان میں سے اول اور بزرگ ترین انعام وجود کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

(از خطبہ 20۔ اکتوبر 1899ء)

بقیہ صفحہ 6

مشتمل ہے۔ یہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔ اس پارک میں زرخیز زمینیں' دلدلی زمینیں اور صحرا موجود ہیں۔ اس کی وائلڈ لائف غزال' کالا ہرن' نیل گائے' واٹر فاؤل (Water Fowl)' مختلف ریپٹائلز' صحرائی چھپکلیاں' چنکارا' جنگلی بلی اور گیڈر وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ صحرائی جھاڑیاں' رس بھرے پودے (Succulant Plants)' کیکٹس وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

4۔ مارگلہ نیشنل پارک 14786 ہیکٹر رقبہ پر مشتمل ہے یہ اسلام آباد اور مری کے پہاڑوں کے قریب واقع ہے۔ اس کی وائلڈ لائف چیتا' شیر' تیتر' جنگلی بھیڑ' گورل اور بندر پر مشتمل ہے۔ چیتا اور شیر بہت کم تعداد میں موجود ہیں جبکہ بندر پارک اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں بکثرت موجود ہے۔

5۔ خنجراب نیشنل پارک تقریباً 226913 ہیکٹر رقبہ پر مشتمل ہے یہ تقریباً سب سے بڑا نیشنل پارک ہے۔ پاکستان میں چائنہ کے بارڈر کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اس کی وائلڈ لائف برفانی چیتا' بھولا ریچھ' مارکو پولو بھیڑ' نیلی بھیڑ' تبتی گدھا' مارخور' اور ہمالیائی آئی بیکس پر مشتمل ہے۔ مارخور اس علاقے میں عام اور بکثرت نظر آتے ہیں۔

مندرجہ بالا بڑے بڑے نیشنل پارک کے علاوہ بعض چھوٹے درجے کے نیشنل پارک چھانگا مانگا' گٹ والا فیصل آباد اور ایوبیہ میں بھی موجود ہیں۔

وائلڈ لائف نیشنل پارک کے علاوہ پاکستان میں بے شمار وائلڈ لائف گیم ریزرو (Wild Life Game reserve) موجود ہیں۔ جہاں جنگلی حیات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ بعض موسموں میں شکار کی اجازت بھی ہوتی ہے۔

پاکستان میں اقوام متحدہ کے ادارے W.W.F کے تعاون سے بہت سے پروجیکٹ پر کام کیا جا رہا ہے۔ یہ ادارہ وائلڈ لائف کے تحفظ کے لئے سرمایہ اور معلومات فراہم کرتا ہے۔ W.W.F کا نشان پانڈا ہے جس کی نسل بھی خطرے کے قریب ہے۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی' جنگلات کا خاتمہ' آبی و فضائی آلودگی بے ترتیب بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی' شکار کی زیادتی اور مختلف کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ اس دلکشی کو خطرے کے قریب پہنچا چکا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے ناجائز اسلحہ کے کاروبار پر سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے پاکستان آرمز آرڈی ننس مجریہ 1995ء میں ترمیم کی منظوری دے دی گئی۔ توپ' گرینیڈ' راکٹ لانچر' مشین گن' سب مشین گن' ڈائنامیٹ یا ڈیٹونیٹر کی نقل و حمل فروخت' کسی کو دکھانے' یا پاس رکھنے پر بھی سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جا سکے گی۔ جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔

○ پنجاب کے متوقع وزراء کی فہرست مکمل کر لی گئی ہے جو وزیر اعظم کو پیش کی جائے گی۔ اس میں 4 سابق وزراء شامل نہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دفعہ 234 پر تنقید اپوزیشن کا حق ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی کے باوجود ترقی کا عمل جاری رہے گا۔ صدر نے پنجاب میں وٹو حکومت کو معطل اور گورنر راج نافذ کرنے کے بارے میں سوالوں کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ صدر نے کہا کہ خواندگی کی شرح میں ہنگامی بنیاد پر اضافہ کی ضرورت ہے پرائمری تعلیم کو عام کیا جائے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے نئی کمٹ منٹ کی ضرورت ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام فوری طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔

○ کراچی میں تشدد کے واقعات میں تھانے پر فائرنگ کی گئی پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ کورنگی میں تھانے پر فائرنگ کے جواب میں پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک ملزم فرار ہو گیا۔ اورنگی میں ایک گاڑی جلا دی گئی۔

○ ذرائع کا کہنا ہے کہ پنجاب کے سینیئر وزیر مخدوم الطاف اور پیپلز پارٹی پنجاب کے سربراہ مشتاق اعوان نے گورنر پنجاب سے ایک ملاقات میں کہا ہے کہ حامد ناصر چٹھہ کے مسلم لیگ (ن) سے رابطے سیاسی چال ہیں۔ تاکہ وہ وزارتوں کے معاملے میں پیپلز پارٹی پر دباؤ ڈال سکے۔ دونوں افراد نے حامد ناصر چٹھہ کے مسلم لیگ (ن) سے رابطوں پر تشویش کا اظہار کیا۔

○ وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر کے اضلاع سے "خصوصی سلوک" پر دیگر اضلاع نظر انداز ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع قصور کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا 28 لاکھ روپے کی امداد بھی دی جائے گی سینیئر وزیر کے ضلع رحیم یار خان کو معمولی نقصان پہنچا لیکن 50 لاکھ روپے دیئے گئے۔ ضلع سیالکوٹ' جھنگ اور نارووال میں سخت نقصان ہوا لیکن نہ ان کو آفت زدہ قرار دیا گیا اور نہ ہی معقول امدادی رقم دی گئی۔

○ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کے درمیان ایک دوسرے کے ارکان نہ توڑنے کا معاہدہ ہو گیا۔ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف جوڑ توڑ کی بجائے مسلم لیگ (ن) کے ارکان کی طرف توجہ دیں گی۔

○ پنجاب میں اہم وزارتوں کے لئے سابق وزراء اور امیدواروں میں رسہ کشی شروع ہو گئی۔

○ پیپلز پارٹی نے بلوچستان کی مگسی حکومت میں شامل ہونے کی پیشکش قبول کر لی۔ پیپلز پارٹی کے صدر اور بلوچستان اسمبلی کے پارلیمانی لیڈر مسٹر صادق عمرانی نے کہا ہے کہ جب بھی گورنر بلوچستان کہیں گے حلف اٹھا لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے کبھی بھی بلوچستان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔

○ حکومت کی طرف سے نیوز پرنٹ ڈیوٹی اور ٹیکس کے خاتمہ پر اخبارات نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ اخباری صنعت کے نمائندہ جمیل اطہر اور ممتاز طاہر نے حکومتی اقدام پر وزیر اعظم اور وزیر اطلاعات کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت کے پاس بغاوت کا مقدمہ درج کرانے کا اختیار ہی نہیں یہ مقدمہ وفاقی حکومت نے درج کرایا تھا اور اس مقصد کے لئے ہوم سیکرٹری کو خصوصی اختیارات تفویض کئے گئے تھے۔

○ پنجاب کی جیلوں میں 17 ہزار قیدیوں کی گنجائش ہے جبکہ یہاں پر 44 ہزار قیدی ٹھونسے گئے ہیں۔ قیدی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے شفٹوں میں سوتے ہیں۔ لاہور کی جیلوں میں 17 سو کی بجائے ساڑھے چھ ہزار قیدی ہیں۔ چھ نئی جیلیں بنائی جا رہی ہیں۔ آئی جی جیل خانہ جات نے بتایا ہے کہ قیدیوں کے اکاؤنٹ میں روزانہ چار روپے جمع کرائے جاتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حامد ناصر چٹھہ اپنی فکر کریں بے نظیر ان کو زیادہ موقع نہیں دیں گی۔ پیپلز پارٹی ارکان پورے ہوتے ہی چٹھہ کی کمر میں خنجر گھونپے گی۔ جونیجو لیگ سے انتقام لینے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آزاد ارکان کو پیپلز پارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وٹو نے ہمارے ساتھ ظلم کیا۔ لیکن ہم نے ملکی مفاد اور حکومتی پارٹی کی فسطائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے سب کچھ بھلا دیا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں بے نظیر حکومت کو شرمناک شکست ہوئی دوبارہ کوئی موقع آیا تو جونیجو لیگ سے پھر تعاون کریں گے۔ اور مزید آگے بڑھیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ نہ تو میری چٹھہ کے ساتھ کوئی تلخی ہوئی ہے اور نہ میں نے پیپلز پارٹی کا کوئی دفاع کیا ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ کوئی چیز حتمی نہیں مڈٹرم الیکشن کا انعقاد حالات پر منحصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن راضی ہوں تو ملک میں سیاسی کشیدگی ختم کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی گریجویٹی اور پنشن میں تبدیلی کا کوئی ارادہ نہیں۔ اپوزیشن حکومت کو بدنام کرنے کے لئے ڈس انفارمیشن پھیلا رہی ہے مزدوروں کو بہت مراعات دی جائیں گی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے گورنر کے نئے اختیارات تسلیم کر لئے ہیں۔ تاہم یہ شرط رکھی ہے کہ محکمہ داخلہ اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی فائلیں گورنر کو پہنچانے سے پہلے رسمی طور پر چیف منسٹر آفس بھیجی جائیں۔ شراکت اقتدار کے نئے فارمولا کے تحت اختیارات کی جنگ ختم ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم کو پنجاب کے تمام معاملات پر ویٹو کا اختیار ہو گا۔ وفاقی حکومت کے دائرہ کار سے باہر کے اقدامات بھی تسلیم کئے جائیں گے۔

○ کوئٹہ کانفرنس میں گرینڈ الائنس پر اصولی اتفاق ہو گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) اور مرتضیٰ بھٹو گروپ کا کسی معاملے پر متفق ہو جانا بہت اہم بات ہے۔ اکبر بگٹی کو اس کانفرنس سے فائدہ ہوا ہے۔

○ جونیجو لیگ میں اختلافات کے دوسرے راؤنڈ میں نکئی مخالف محاذ کا قیام عمل میں آگیا ہے۔ وزارت اعلیٰ کے سابق امیدوار عطا محمد مانیکا کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ ناراض ارکان کا موقف ہے کہ بے نظیر اور چٹھہ کے درمیان ہونے والا معاہدہ جونیجو لیگ کے حق میں نہیں۔ اس طرح سے 30 رکنی کابینہ میں انہیں صرف 6 وزارتیں ملیں گی۔ ایک مرحلے پر مانیکا جذبات میں آکر واک آؤٹ کر گئے۔ چٹھہ کو ان کے گھر جا کر منانا پڑا۔

○ واپڈا کی طرف سے نرخوں میں اضافے کے بعد سینکڑوں روپے والے بجلی کے بل ہزاروں میں آنے شروع ہو گئے۔ شہریوں میں اس اضافی خرچے سے خوف و ہراس پیدا ہو رہا ہے۔ صارفین پر کئی قسم کے چارج لگ گئے ہیں۔ اکثر گھروں میں فالتو لائٹس بند کر دی گئی ہیں۔ پریشان حال لوگ دفتروں کے چکر لگا لگا کر تھک گئے ہیں۔

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میدان جنگ بن گئی۔ انقلابی کونسل کا صدر ہلاک ہو گیا۔ ہوسٹل خالی کرا لئے گئے۔ دو طلبہ زخمی ہو گئے دو طلباء تنظیموں میں سرسید ہاسٹل کے قریب جھگڑا شروع ہو گیا۔ جس کے بعد اندھا دھند فائرنگ ہوئی۔

تبدیلی دکان
رؤف بکڈپو کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر
پہلے والی جگہ پر منتقل ہو گئی ہے

دانتوں کا معائنہ مفت | **احمد ڈینٹل کلینک**
ڈینٹسٹ | طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
راناتامد فراحمد | ربوہ
3 بجے تا 7 بجے شام

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان : 837، گھر : 212175

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون : 04524-211538